اسلام کے
بنیادی عقائد
علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ
مجلس رضا
مرکزی
MARKAZI MAJLIS-E-REZA

اسلام کے بنیادی عقائد

مؤلف

مفسر قرآن حضرتِ علامہ مولانا حکیم

ابوالحسنات محمد احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ

مرکزی مجلس رضا، لاہور

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

(سلسلہ اشاعت نمبر 13)

نام کتاب -------- اسلام کے بنیادی عقائد
مؤلف -------- مفسر قرآن حضرت علامہ ابوالحسنات محمد احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ
کمپوزنگ -------- ورڈز میکر لاہور
صفحات -------- 56
تاریخ اشاعت -------- رمضان المبارک ۱۴۳۶ھ/ جون، جولائی ۲۰۱۵ء
شرف اشاعت -------- مرکزی مجلس رضا، لاہور
قیمت -------- 40/- روپے

ملنے کا پتہ

مرکزی مجلس رضا، لاہور

8/c دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ لاہور

حمد

ساغر چشم ناز نے رنگ دوئی مٹا دیا
دل میں وجود یار کا نقش قدم جما دیا
شمع جمال یار کا دل میں جو پرتو اپڑا
حسن ازل نے آن کر وہم خودی مٹا دیا
صدقے ہوں کیوں نہ جان وتن عشق ہے دل میں شعلہ زن
نفس لعین کی شمع کو خوب ہی جھلما دیا
آئینۂ لا الٰہ کا جب کہ نظر میں آ گیا
پھر تو اسی میں یار نے جلوہ ھُو دکھا دیا
سوتے تھے بے خبر پڑے عالمِ کون سے پرے
چل کے ہوائے کون نے کیسا ہمیں جگا دیا
خلق میں خلق جب نہ تھی خالقِ خلق ذات تھی
کہہ کے زباں سے لفظِ کُن بندہ ہمیں بنا دیا
کہنے کو تھے وہ پارسا پایا جو رہ میں نقشِ پا
حافظ بادہ نوش نے سر کو وہیں جھکا دیا

حضرت علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ بہترین شاعر بھی تھے
آپ کے دیوان سے حمد اور نعت پیش ناظرین ہے

ائمہ کرام فرماتے ہیں۔ ان النفوس القدسیة اذا تجردت عن العلائق البدنیة اتصلت بالملاء الاعلی وتری وتسمع لکل کا المشاھد۔ بیشک پاک جانیں جب بدن کے علاقوں سے جدا ہوتی ہیں عالم بالا سے مل جاتی ہیں اور سب کچھ ایسا دیکھتی سنتی ہیں جیسے یہاں حاضر ہیں۔ حدیث شریف میں ارشاد ہے۔ اذا مات المؤمن یخلی سربه یسرح حیث شآء۔ جب مسلمان مرتا ہے اس کی راہ کھولدی جاتی ہے جہاں چاہے جائے۔ دوسری حدیث میں ارشاد ہے کہ مسلمان کی قبر سے جب مسلمان گزرتا ہے اور سلام کرتا ہے تو صاحب قبر سلام کا جواب دیتا ہے اور اُسے پہچانتا ہے۔ مامن احدیمر بقبر اخیه المؤمن کان یعرفه فی الدنیا فیسلم علیه الاعرضه ورد علیه السلام ۔ اور یہ بھی حدیث سے ثابت ہے کہ بعد دفن دفنانے والوں کے واپس ہونے کا علم میت کو ہوتا ہے۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ ان المیت اذا وضع فی قبرہ انه یسمع خفق نعالھم اذا انصرفوا۔ پھر مولانا شاہ عبدالعزیز محدث رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ "روح راقرب بُعد مکانی یکسان است ۔"

تعریف ایمان

سوال:- ایمان کی کیا تعریف ہے؟

جواب:- ایمان کی تعریف یہ ہے۔ کہ بصدق دل اُن باتوں کی تصدیق کرے جوضروریاتِ دین میں داخل ہیں، جیسے اللہ کو ایک ماننا۔ انبیاء کی نبوت جنت و دوزخ حشر ونشر کی تصدیق کرنا۔ حضور سید النشور صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین ماننا اور یہ یقینی سمجھنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔

سوال:- کیا اعمال صالحہ کرنا جزو ایمان ہے؟

جواب:- اعمال جزو ایمان نہیں ہو سکتے۔

سوال:- تو یہ تعریف ایمان کی ہے اور اس کے لوازماتِ عمل کیا ہیں؟

جواب:- اصل ایمان تو تصدیق کا نام ہے باقی رہے عمل جن کا تعلق بدن سے ہے یہ ہرگز جزو ایمان نہیں۔

سوال:- تو پھر زبان سے اقرار یہ بھی ایک عمل بدنی ہے یہ کیوں کراتے ہیں؟

جواب:- تصدیق بالقلب کے ساتھ عند اللہ مومن کہلائے گا لیکن اقرار باللسان اس لئے ہے کہ ہمیں بھی معلوم ہو جائے کہ وہ مصدق توحید و رسالت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک شخص دل سے تصدیق کر کے مومن ہو چکا جو اللہ کے نزدیک مومن ہے لیکن اس تصدیق کا اظہار نہ کر سکا تو بروئے شریعت دنیا میں وہ مومن نہیں سمجھا جائے گا۔ اور اسی وجہ میں اُس کی نماز جنازہ نہ پڑھیں گے اُسے مسلمانوں کے قبرستان میں نہیں دفنائیں گے حالانکہ وہ اللہ کے نزدیک مومن تھا۔

سوال:- ایک شخص دل میں تصدیق کرتا ہے مگر زبان سے ایسی باتیں کہہ رہا ہے جو ضروریات دین کے خلاف ہیں اسے شرعاً کیا کہا جائے گا؟

جواب:- ایسی باتیں کیا معنی ایک بات اگر وہ زبان سے ایسی کہہ دے گا جو ضروریات دین کے خلاف تھی تو شریعت اسے مسلمان نہ مانے گی۔ اگر چہ یہ بھی کہہ دے کہ میں صرف زبان سے یہ کہہ رہا ہوں اور آپ لوگوں کے سنانے کو انکار کر رہا ہوں مگر دل میں اِنکار نہیں۔ جب بھی وہ مسلمان نہیں مانا جائے گا۔ اس لئے کہ جس کے دل میں ایمان ہو گا وہ خلاف شرع بات کرنے کی جرأت ہی نہیں کر سکتا۔

سوال:- جبکہ وہ یہ بھی ظاہر کر رہا ہے کہ دل سے میں تصدیق کرتا ہوں۔ مگر محض زبان سے انکار کر رہا ہوں پھر کیوں کافر کہا جائے گا؟

جواب:- ایک وجہ تو ہم بتا سکے۔ دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ اسلام میں بغیر جبر سختی کے شرعی مسلمان کو کلمہ کفر کہنے کی اجازت نہیں اور حق بھی یہی ہے کہ ایسی بات اسی کے